رتبۂ عباسؑ،جعفر سے دوبالا ہوگیا
برقِ تیغِ شہؑ جو چمکی سرگرے مثلِ تگرگ
ابر سے ڈھالوں کے سارا دشت کالا ہوگیا
چاند سا تن دیکھ کر اصغر کا خوں میں تربتر
دن شہؑ مظلوم کی آنکھوں میں کالا ہوگیا
تیغ حیدرؑ مثل اژدر سب کو نگلے جاتی تھی
آگیا جو اس کے منھ پر اک نوالا ہوگیا
اشک نے آنکھوں سے گرکر مہر ہر صفحہ پہ کی
گلشن جنت کا یہ کاغذ قبالہ ہوگیا
وہ لب نازک ہزار افسوس اور چوب یزید
یہ ستم بھی فرق سرورؑ پر نرالا ہوگیا
بھائی کا صدمہ قلق اکبرؑکا ،اصغرؑکا ملال
شہؑ کا دل (ماتم) میں ان داغوں سے لالہ ہوگیا
گھاٹ پر رکھا جوشیر بیشۂ حیدرؑ نے پاؤں
خوف سے پسپا سواروں کا رسالہ ہوگیا
طول رنج شہؑ ہوا طول سخن کا مقتضی
قصد تھا اک حرف لکھنے کا رسالہ ہوگیا
پیاس میں ایسا لڑے عباسؑ عاشورے کے دن
نہر کے پہلو میں جاری خوں کا نالا ہوگیا
روکے چلاتی تھی بانو یاعلیؑ فریاد ہے
تیر سے بیجاں مری گودی کا پالا ہوگیا
سوزغم سے حسن دونا تھا علیؑ کے ماہ کا
دود دل نکلاجو دل سے رخ پہ ہالا ہوگیا
اے زہے نور ضیائے آفتاب روئے شاہؑ
سرجونہی زندان میں آیا اجالا ہوگیا
تڑپے اس صورت سے حضرت سن کے اکبرؑ کی خبر
پارگویا سینۂ انور کے بھالا ہوگیا
جب سناں کھا کر گرے اکبرؑتو بسمل کی طرح
جس جگہ تڑپے وہاں اک خوں کا تھالا ہوگیا
کہتی تھی عاشورکو صغریٰؑ الٰہی کیا ہے یہ
آج کا دن کیوں مری آنکھوں میں کالا ہوگیا
پابرہنہ سارباں بن کر چلے سجادؑ جب
زخمی نوک خار سے ہر ایک چھالا ہوگیا
مرقد شہؑ پر بصیرؔ آنکھوں سے چل جاگے نصیب
جلد ساماں کر کہ حکم شاہؑ والا ہو گیا
(ماخوذاز ''سرفراز'' لکھنؤ ''محرم نمبر ۱۳۵۵ھ'')

مدحِ امام جعفر صادقؑ

بنت زہرا ندیؔ الھندی

وصیٔ مرسل اعظمؐ ہیں حضرت جعفرِ صادقؑ
تبھی تو کرتے ہیں کار رسالت جعفرِ صادقؑ
ہے واجب آپ کی لاریب مدحت جعفرِ صادقؑ
مگن ہے چونکہ دریائے طبیعت جعفرِ صادقؑ
انھیں حاجت نہیں دنیا کی، بس اللہ کافی ہے
مگر ہیں سارے عالم کی ضرورت جعفرِ صادقؑ
نہ کیوں تعلیم دیں علمِ پیمبرؐ کی زمانے کو
ہیں بیشک وارثِ علمِ نبوت جعفرِ صادقؑ
تمہیں جو چھوڑ دے سچ میں وہ سچا ہو نہیں سکتا
تمہارے ساتھ رہتی ہے صداقت جعفرِ صادقؑ
تمہاری دشمنی انساں کو لے جاتی ہے دوزخ تک
تمہارے نام پر ملتی ہے جنت جعفرِ صادقؑ
زمانہ اس قدر روشن تمہارے علم ہی سے ہے
تمہیں ہو فخرِ اربابِ بصیرت جعفرِ صادقؑ
یقینا روح پھونکی آپ نے جسمِ تفقہ میں
ہے دم سے آپ کے جانِ شریعت جعفرِ صادقؑ
مجھے ذرہ برابر ڈر نہیں ہے جلنے والوں سے
ہے چونکہ آپ کی چشمِ عنایت جعفرِ صادقؑ
خدا شاہد کہ بس ہے آپ سے اور آپ کے گھر سے
ندیؔ الہندی کو امیدِ شفاعت جعفرِ صادقؑ